

چہا دست ہمت مین زور قضاہی

کہول کر آنکہین مری آئینہ گفتار مین  
آنی والی دور کی دھندلی سی تصویر دیکھ



نیشنل کانگریس مین تحریک آزادی ہند  
کا دوسرا دور

## Adeel Aziz Collection

کانگریس کمیٹی کابل کا سرو راجی نظام

اور

مہابھارت سرو راجیہ پارٹی کا پروگرام



۱۳۰۳  
ع ۱۹۲۴

ہو کی بی خوف برہین رامروان

دہلی  
محمود بیگ مطبعہ سی

اللہ اکبر

مہابھارت سروراجیہ پارتی

کا

پروگرام

سروری زیبا فقط اس ذات بی ہمتا کو ہی  
حکمران ہی اک وہی باقی بنان آذری

مہابھارت سروراجیہ پارتی کی پروگرام کاتعارف کرانی سی پہلی  
چند سطرین » کانگریس کمیٹی کابل « کی متعلق لکھنا ضروری ہیں ۔  
سنہ ۱۹۱۵ء میں ہندوستان کی آزادی پسند جماعتوں کی چند افراد  
کابل میں جمع ہوئی ۔ کوئی بلوچستان اور پشتانیہ ( سرحدی علاقہ )  
کی پہاروں اور جنگلوں کو عبور کر کے پہنچا اور کوئی یورپ کاجکر  
کات کر ایران کی دشت و بیابان سی گذرا ۔ حکومت افغانستان کی  
ہمدردی سی ان لوگوں کی سرگرمی فی کابل کو تحریک آزادی ہند  
کا ایک زبردست مرکز بنادیا ۔

سب سے پہلی زار روس فی اس مرکز کی بعض کارروائیوں سے  
برطانیہ کو مطلع کیا جس کی تفصیل ایک روسی پمفلٹ موسومہ بہ  
( سونی کی پتری ) میں ملتی ہے . چند روز بعد ہندوستان میں  
ہماری بعض کاغذات پکری گئے . اس پر برطانیہ فی اس مرکز کو  
دبانی کی لٹی پوری توجہ سے کام لیا اور امیر حبیب اللہ خان کو اس پر  
راضی کر لیا کہ وہ ان لوگوں کو منتشر کر دین . امیر فی بعض کو  
افغانستان سے رخصت کر دیا اور بعض کو نظر بند و قید کر لیا مگر  
انگریزوں کی حوالی کسی کو نہ کیا .

ہندوستانی مسلمانوں میں سے جن پر شبہ ہو سکتا تھا کہ وہ اس  
مرکز سے تعلق رکھتی ہیں بہت بری تعداد میں گرفتار کر لئی گئی .  
حضرت شیخ الہند ( تغمہ اللہ بغفرانہ ) کو اسی سلسلہ میں  
ریف مکہ فی انگریزوں کی حوالی کر دیا اور وہ ایک عرصہ تک  
میں اسیر رہی .

مگر فقط اسی قدر کافی نہیں تھا . برطانیہ جانتا تھا کہ ماوراء السند کی آزاد  
لاقوں میں پرانی ( جماعت مجاہدین ہندیہ ) اور نئی مہاجر ( افغان  
مجاہدین ) کی متعدد مراکز سی ہمارا گھر تعلق ہے اور امیر  
افغانستان کی کارروائی اس اتصال پر کوئی بھی اثر نہیں دال سکتی .  
اس لٹی « رولیت ایکٹ » نافذ کرنی پر مجبور ہوا .

ہندوستان کی قانونی کونسل کو مفصل واقعات بتانی کی اسمین  
ہمت نہ تھی . ہندوستانیوں کی متفقہ مخالفت کی باوجود اپنی خانہ ساز  
مہجارتی کی زور پر « رولیت ایکٹ » منظور تو کر لیا ، لیکن اس کا  
نتیجہ یہ نکلا کہ نیشنل کانگریس میں حرکت پیدا ہوئی اور اس

مقصد کی لٹی رساکشی شروع ہو گئی، کہ کونسلوں میں حقیقی طاقت  
ہندوستانیوں کی ہاتھ میں ہونی چاہی اور مہاتما گاندھی نمودار ہوئی۔  
ہماری قیدی زمانی میں افغان ہم سے گہری ہمدردی رکھتی تھی؛  
غریب و امیر بغیر کسی جان پہچان کی بوقت ضرورت ہماری مدد  
کرتی رہی۔ اس وقت افغانستان میں انقلاب کی تیاریاں ہو رہی تھیں؛  
وہاں کی انقلابی جماعتوں سے ہماری دوستی تھی۔ اس لٹی ہماری کام میں  
زیادہ رکاوٹ نہیں ہوئی چنانچہ انقلاب روس کی بعد ہمارا ایک  
رفیق قیدی سے ہاگ کر برفانی موسم میں ان دوستوں کی مدد سے بخارا  
پہنچ گیا۔ ہمارا یہ وقت زیادہ تر اتحاد افغانستان و ہندوستان کا تفصیلی  
پروگرام سوچنی میں صرف ہوا۔

سنہ ۱۹۱۹ء میں امیر حبیب اللہ خان قتل ہو گئے اور اعلیٰ حضرت  
امیر امان اللہ خان تختہ استقلال افغانستان پر متمکن ہوئے۔ اس وقت  
حرب عمومی ختم ہو چکی تھی۔ اگر انقلابی افغان امیر کی قتل کی پہلی  
شش میں ناکام نہ ہوتی جبکہ حرب عمومی اپنی انتہائی زور پر تھی  
دنیا کی سیاست کا نقشہ یقیناً بدل جاتا۔

امیر امان اللہ خان کی شروع سلطنت سے ہم بہر آزاد ہو گئے۔  
ہمارا قیدی زمانی میں مرتب کیا ہوا پروگرام اس وقت ہمیں بہت کام  
دی گیا۔ ہم امیر امان اللہ خان کی سرپرستی میں نومبر سنہ ۱۹۲۱ء یعنی  
جس وقت تک انگریزی افغانی معاہدہ تکمیل پذیر نہیں ہوا، پوری  
آزادی سے کام کرتی رہی۔ یورپ کی انٹرنیشنل سیاست اور ایشیائی  
ممالک عموماً اسلامی ممالک خصوصاً ہماری زیر مطالعہ رہی۔ اس

مطالعہ کی لے ہمیں بہترین موقعی میسر آئی۔ ہمیں ایشیائی ممالک  
 سی ہندوستان کا اچھا تعارف کرانی میں کامیابی ہوئی۔  
 امیر امان اللہ خان کی تخت نشینی کی چند روز بعد افغانی انگریزی  
 جنگ کی اسباب پیدا ہو گئی، جس میں افغانستان نے ہمیں کام  
 کرنی کا پورا موقعہ دیا۔ مگر نامساعد حالات کی وجہ سے متوقع  
 نتائج مرتب نہ ہو سکی۔ پھر بھی اس کا تحریک آزادی ہند پر کافی  
 اثر پڑا۔ اور ایک سال میں اس قدر کام ہوا جو دوسری صورت میں  
 چوتھائی صدی تک وقت لیتا۔

شروع سنہ ۱۹۲۱ء میں ہماری بعض دستاویزات پھر انگریزوں کی  
 ہاتھ آ گئیں اور انہوں نے نومبر میں اس سے فائدہ حاصل کیا۔ مولانا  
 محمد علی (پریذیڈنٹ نیشنل کانگریس) مولانا شوکت علی (رئیس  
 مجلس خلافت) مولانا حسین احمد (صدر جمعیتہ العلماء) کو کراچی  
 میں انپر مقدمہ چلا کر مہانما گاندھی سے جدا کر دیا۔ ہمارا خیال ہی کہ  
 مقدمہ کراچی کی کارروائی محض برائی نام تھی۔ حقیقت میں مولانا  
 محمد علی پر (لا) ممبری ہماری کاغذات کی بنا پر «رولیت ایکٹ» کی ماتحت  
 بمبئی ہائی کورٹ میں مقدمہ چلایا ہی۔ اسمین مولانا محمد علی کو  
 اطلاع دینی یا انسی جواب لینے کی ضرورت نہیں تھی۔ اس کی بعد تخمیناً  
 (۲۵) ہزار ہندوستانی جیل میں گئے۔ اور مہاتما گاندھی نے بردولی  
 میں پسپائی کا فیصلہ صادر کیا۔ جس پر تحریک آزادی ہند کا ایک دور  
 ختم ہو گیا۔

اس میں ہمیں خوشی ہی توفیق اتی کہ جس طرح افغانستان نے  
 ہمیں جنگ میں کام کرنی کا موقعہ دیا تھا، اسی طرح ہم بھی اس

شورش سی افغانستان کو اپنا استقلال مکمل کرنی کی لیٰ مناسب فضا پیدا کرنی سی مدد دی سکی .

سنہ ۱۹۲۰ میں ہندوستانی مسلمان ہجرت کر کے ہزاروں کی تعداد میں افغانستان آئے . افغانی ترکستان میں ان کی لیٰ نو آبادی قائم کرنی کا قانون بنایا گیا ، جس میں انہیں مکمل لوکل سیلف گورنمنٹ کی حقوق دئی گئی . اسی ضمن میں ہم نے " ہندوستانی یونیورسٹی کابل " کی لیٰ اجازت حاصل کرنی کی کوشش شروع کی . یونیورسٹی کا اساسی قانون پہلی بار افغانستان کی " شاہی کونسل وضع قوانین " نے چند ترمیمات کی لیٰ واپس کر دیا لیکن سنہ ۱۹۲۲ میں ترمیم شدہ صورت میں منظور کر لیا . اور چند ابتدائی کام ہی شروع ہو گئے .

ہندوستانی نیشنل یونیورسٹی کابل کی لیٰ شاہی فرمان حاصل کرنی سی پہلی ضروری تھا کہ نیشنل کانگریس کی برانچ کابل میں قائم کی جائے اس لیٰ ہم نے " کانگریس کمیٹی کابل " بنانی کی ضرورت پیش آئی . گویا سات سال سی کابل میں کام کرنی والی جماعت اس صورت میں تبدیل ہو گئی . جس سی مختلف سیاسی عقیدہ رکھنی والی اصحاب ایک نقطہ پر جمع ہو گئے .

ہماری کانگریس کمیٹی کابل کا الحاق نیشنل کانگریس نے گیاسیشن میں منظور کر لیا . مگر واقعات اس قدر جلد تبدیل ہوتی گئی کہ اس الحاق کی اطلاع ہمیں ماسکو میں ملی . اس وقت تہوری دیر کی لٹی میں نادر شاہ کی اس زرین مقولہ کا لطف حاصل ہوا جو اس نے دہلی

مین ہاتھی کی سواری سی انکار کرتی وقت کہاتھا ؛ اور ہمیں سارا کام نئی سری سی شروع کرنا پرا ۔

اگرچہ ہم اس وقت کابل میں نہیں ہیں مگر چونکہ ہماری کمیتی اسی نام سی بنی اور اسی نام سی اس کا تعارف ہوا ، اس لئی ہم جہان کہیں رہیں گی اس نام کو نہیں چھوڑیں گی ۔

ہماری سرگذشت نا کامیوں کی طویل فہرست ہی اور غلط کاریوں کی اعتراف سی بھری ہوئی ہی ۔ لیکن اس میں ایک خوبی ضرور محسوس ہوگی ۔ اس میں مایوسی کا کہیں شائبہ تک بھی نہیں ہی ۔ حضرت شیخ الہند کی وصیت ہمیں ہمیشہ پشین نظر رہتی ہی ۔

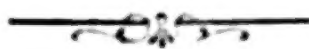
ایمن مشرکہ مرکب مردان راہ را  
در نکلاخ بادبہ پیا بریدہ اند  
نومید ہم مباش کہ زندان بادہ نوش  
ناکہ بہیک خروش بہ منزل رسیدہ اند

## سروراجیہ تحریک

ہمیں ماسکومین انقلاب روس کی نتائج آنکھوں سی دیکھنی کا موقع ملا ۔ انقلاب کا پورا مطالعہ کرنی کی لئی ہماری کمیتی کی بعض ممبروں فی روسی زبان سیکھی ۔ ہمیں روس کی اہم

اشخاص سی تبادلہ خیالات کی اچھی موقعی ملی . یورپ کی دیگر ممالک پر جو انقلاب روس کا اثر آیا اس کی مطالعہ کی لٹی ہماری کمیٹی کی ممبران ملکوں میں گئی . ہم فی ترکی انقلاب کا بھی مطالعہ کیا . انقرہ استانبول کو اچھی طرح دیکھا . جس قدر واقفیت اور تجربہ ہماری کمیٹی کو حاصل ہوا . اس کی رپورت لکھنی کی مختلف شکلیں ہو سکتی ہیں . مگر ہم فی ایک مستقل پارٹی پروگرام لکھنی کی صورت میں ضبط کرنا زیادہ مناسب خیال کیا .

اورون بہ کیون نزل بلا اپنی ساتھ ہو  
اب ہم مکان شہر سی باہر نائن کی



تعارف اس حصہ کو پڑھنی سی پہلی پروگرام کو ایک سرسری نظر سی دیکھ لینا ضروری ہی . ہمیں افسوس کی ساتھ اس حقیقت کا احساس ہوتا ہی کہ ہماری ملک کی موجودہ نسل انقلاب کی ماہیت سمجھنی سی بہت دور ہو گئی . سنہ ۱۸۵۸ کی دہلی دیکھنی والی بہت کم رہ گئی . اس کی کچھ افسانی لوگوں کو یاد ہیں . لیکن اس انقلاب کو فتن کی طور پر سمجھانی والا ایک بھی پیدا نہیں ہوا . ہماری سیاست دان عموماً کالجوں اور ہوتلون کی بیرونی زندہ گی میں پلے . خدا بہلا کری نیک نفس گندھی کا کہ اس فی ہندوستانی ذہنیت میں

ایک انقلاب تو پیدا کر دیا ۔ اور جھونپرون میں رہنی والوں کی طرف توجہ پھیر دی ۔ بنیادین بھری جارہی ہیں ۔ ہمارا پروگرام ان بنیادوں پر عمارت کھرا کرنی والوں کی رہنمائی کری گا ۔

ہم شمالی ہند کی رہنی والی دکن سی اس قدر آشنا نہیں ۔ بنگال کو ہماری معلومات کی ضرورت نہیں ۔ بنگال سوار جیہ پارٹی کا محترم لیڈر ، اور اسکی ساتھی گھر بیٹھی ہم سی زیادہ جانتی ہیں ۔ لیکن بدقسمت شمالی مغربی ہند جس پر مصیبت سب سی زیادہ آتی رہتی ہی ۔ اسی طرح خواب غفلت میں مست ہی ۔ اکالیوں کی سواملکی رہبر نوجوانوں کو سحر کی نیند ساڑ رہی ہیں ۔ اس لٹی ہمہنی اس سرزمین کو سب سی پہلی اپنا قبلا توجہ بنایا ہی ۔

پیشرو

ہندو مسلم اختلاف کو رفع کرنی کی مارھا کوششیں کی گئیں ، مگر انہیں سی کوئی بھی بار آور نہ ہوسکی ۔ کیونکہ مسئلہ کی اصلیت و ماعدیت پر غور نہیں کیا جاتا ۔ اگر تعمق سی دیکھا جائی ، تو معلوم ہوگا کہ نہ صرف ان ذو فرقوں میں باہمی اختلاف ہی ، بلکہ ہر ایک فرقہ کی اندر قومی اور معاشرنی تقسیمات موجود ہیں ۔ مسلمانوں میں اگر پنجابی و سندھی ، ہندوستانی اور پٹھان ، کشمیری اور بلوچی کا قومی سوال موجود ہی ؛ تو ہندوؤں میں بنگالی و بھاری ، مدراسی و مرہٹی ، گجراتی و مارواری کا ملی مسئلہ پایا جاتا ہی ۔ ان قومی اختلافات کو مذہبی یگا نکت بھی نہیں متا سکی ۔

اس کی بعد ہر ایک قوم میں صنفی پیچیدگی موجود ہے۔ مالدار و محنت کش، زمیندار و کسان، سرمایہ دار اور مزدور کی باہمی کشاکش ہر ایک ہندوستانی قوم کو دو متقابل اور متعارض صنفوں میں بآسانی تقسیم کر سکتی ہے۔ اس لٹی صرف مذہبی بنا پر تمام ہندوستانی مسائل اور خصوصاً ہندو مسد اختلافات کو حل کرنا کوئی پائیدار راہ نجات پیدا نہیں کر سکتا۔

لہذا ہم اپنی پروگرام میں مذہب کو ان مسائل کی حل کرنی کا اساس نہیں قرار دیتی۔ بلکہ قومی اور صنفی تفریق اور اقتصادی و سیاسی اصول پر ان مشکلات کا حل پیش کرتی ہیں، جس کی ذیل میں مذہبی اختلافات بھی معقولیت سے رفع ہو سکتی ہیں۔

ہم ہندوستان کو ایسی ممالک میں تقسیم کرتی ہیں، جہاں ایک قوم آباد ہو۔ جس کی زبان اور معاشرت میں یکسانی پائی جاتی ہو۔ اس تقسیم کی بعد ہر ایک مذہب کی لٹی کسی نہ کسی ملک میں اکثریت حاصل ہونی کی گنجائش ہے۔ اس لٹی مذہبی تنازعات کا قطعی طور پر سد باب ہو سکتا ہے۔

ان ممالک کی جمہوریتوں میں انتخاب کی لٹی حق نمائندگی مذہبی تفریق کی بجائی صنفی اختلاف کی بنا پر دیا جائیگا۔ اس لٹی چھوٹی مذہبی فرقوں کی بھی حق تلفی نہیں ہوگی۔

آج کل کی صنعتی دنیا میں ہندوستان کی موجودہ صنعتی ترقی کا مقابلہ کرنی کی بعد یہ امر بخوبی واضح ہو جاتا ہے، کہ ہندوستان

نظام سرمایہ داری کی مطابق ترقی کر کے یورپ و امریکہ کا پرامن مقابلہ بھی نہیں کر سکتا۔ چہ جائے کہ انگری سرمایہ داروں اور ایمپریٹلستوں کی مدد مقابلہ بنی اور اپنی آپ کو آزاد کرلی۔ عموم اہالی ملک کی فلاح جو اس نظام کی ماتحت رہ کر حاصل ہو سکتی ہی اس کا، ترقی یافتہ نمونہ صنعتی ممالک مغرب میں موجود ہی۔

اس لیے ہم اپنی ملک کی موجودہ نظام سرمایہ داری کو توڑ کر ایسی نظام کی بنیاد دالتی ہیں، جو طبقہ محنت کش یعنی ملک کی اکثریت کی فلاح کا ضامن ہو۔ اور اسی محنت کش طبقہ کی زیر اقتدار رہی۔ اس سے ہماری تحریک آزادی بھی یقیناً کامیاب ہو سکتی ہی۔ کیونکہ اس نظام کی تائید میں عموم اہالی ملک کی ہمدردی جب شروع ہو گئی، تو آخر تک قائم رہی گی۔ اور یہی کلید کامیابی ہی۔

مروجہ نظام سرمایہ داری کو تو ہم رد کرتے ہیں، لیکن اس کی بجائی کوئی ایسا نظام قبول نہیں کرتی جس میں مذہب کی لٹی بالکل کنجائش نہ ہو، اور چھوٹی انفرادی ملکیت کی بھی اجازت نہ دیتا ہو۔ کیونکہ ہماری ملک کی (۷۲) فی صدی آبادی پرانی طریقہ کاشتکاری سے اوقات بسر کر رہی ہی۔ عوام میں مذہبی رسوم ان کی معاشرت کا جزو بن چکی ہیں۔ اگر ان امور کا خیال نہ کر کے کوئی پروگرام بنایا جائے، تو تحریک آزادی بہت دور پیچھے پر جائی گی۔

ہم نیا اقتصادی و سیاسی نظام تجویز کرتی ہوئی اپنی پارٹی ممبروں کی لے جو آزاد ہند کی نئی گورنمنٹ بنائیں گی، یہ شرط لگادی ہی، کہ وہ اپنی ملک کی متوسط زراعت پیشہ سے اپنی ضروریات نہ برہائیں۔ تاکہ گورنمنٹ میں سرمایہ داری کو کسی طرح دوبارہ پیدا ہونی کی کنجائش

باقی نہ رہی ؛ اور ہماری پارٹی کی نسبت یہ شبہ نہ ہو سکی کہ اس کا پروگرام محض نمائشی ہی یا ایک سیاسی حربہ کا حکم رکھتا ہے۔

ہندوستان جیسی ملک کا دنیاوی علحدہ رہنا ممکن نہیں۔ اور نہ ہی وہ دنیاوی کبھی علحدہ رہ سکا۔ اس وقت جو ہندوستانیوں میں بیرونی تعلقات سے ایک نفرت سی پائی جاتی ہے وہ عارضی ہے۔ وہ جس قدر سیاسی طاقت اپنی ہاتھ میں لیتی جائیں گی اسی قدر یہ جذبہ کمزور ہوتا جائیگا۔ ہماری پارٹی ہندوستان کی تعلقات خارجیہ بتدریج پیدا کرنی کی انی سب سے بہتر طریقہ ایشیائیک فیدریشن تحریک کو سمجھتی ہے۔ اس لئے ہم نے اسی اپنی پروگرام کا اہم حصہ قرار دیا ہے۔

ایشیائیک فیدریشن کا خیال پہلی دودفعہ جاپان اور ترکی کی طرف سے مختلف لہجوں میں دنیا کی سامنی آچکا ہے۔ مکروہ چونکہ ایمپریٹلسٹ طاقتیں تھیں اور ایمپریٹلسٹ روس کو ایشیائی ممالک میں شمار نہیں کر سکتی تھیں، اس لئے انہیں کامیابی نہیں ہوئی۔

اب تیسری بار یہ آواز ہندوستان سے آتی ہے اگر ہندوستان سروراجی تحریک یعنی محنت کش طبقہ کی حمایت و حفاظت کو اس کا مرکز قرار دیتا ہے اور سوشلسٹ روس کو شرقی ممالک میں شمار کرتا ہے، تو ہم یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ اس میں اسی ناکامی نہیں ہوگی۔



ہماری کمپنی کا خیال ہے کہ ایشیائیک فیدریشن کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا اگر ایشیا روس کو اپنی اندر جذب نہیں کر لےتا۔ روسی

ایک ایشیائی کی نظر میں نیم ایشیائی قوم ہی . اس وقت نصف ایشیا اس کی زیر اقتدار ہی . روس پرانی ایمپراطوری خیالات چھوڑ کر ایک ایسی پرنسپل کی لیٰ لررہا ہی ، جس کی علمبرداری ایشیا کو کرنی چاہیٰ تھی .

ممکن ہی اس انقلاب کی زمانہ میں مذہب کی خلاف جوتشدد برتا گیا ہی ، اس سی متاثر ہو کر ہماری دوست ایشیائیک فیدریشن میں روس کا نام سن کہ گھبرا جائیں . اس لیٰ ہمیں اپنا خیال ذرا وضاحت سی لکھ دینا چاہیٰ .

انقلاب روس کی دو پہلوہیں . ایک تو یہ کہ . وجودہ طرز تقسیم دولت اور قانون ملکیت کو بدلا حائی . اور اس کی عوض ایک نیا نظام ایسا قائم کیا جائی . جس میں انفرادی ملکیت کی بدلی اجتماعی ملکیت کا قانون جاری ہو . اور حاصلات زمین و صنعتی مار بیچنی کی لئی نہیں بلکہ حسب ضرورت استعمال کی لئی پیدا کیا حائی .

انقلاب کا یہ پہلو دنیا پر اپنا اثر دال رہا ہی . اگر کمیونسٹ انٹرنیشنل اپنی انتہای نقطہ نظر میں جلدی کامیاب نہ بھی ہو ، پرہی وہ دنیا میں سیا ی اور اقتصادی طاقت محنت کش طبقہ کو دلوا کر رہیگی .

انقلاب کی اس پہلوسی صرف نظر کرنا سیاہ . کوتاہ بینی کی دلیل ہی . هندوستان نی انقلاب عظیم فرانس سی چشم پوشی کر کی اپنی عظمت کو خاک میں ملادیا . اب اس عالمگیر اہمیت رکھنی والی واقعہ سی اغماض کر کی ہم نہیں چاہتی کہ وہ اپنی موت کی فتویٰ

پردہ تخط کردی۔

ہمالیہ، قرہ قورم اور ہندو کش کی مقام اتصال سی چند قدم آگے روس  
ہم سی ملتباہی ہماری قطعی رای ہی، کہ اس غلامی کی ( ۶۰ ) سال  
میں جو کہ ہم نی حاصل کیا ہی، اگر وہ ساری کا سارا دیدین اور ننکی  
وہو کی رہکر شمال مغربی درون سی قطب شمالی تک رھنی والی قومون  
کی دوستی خریدلین تو ہم خسارہ میں نہین رھین گی۔

نہ۔۔۔ پھلوگی تومت جاؤکی ای ہندو۔تان والو  
نہ ہوگی دا۔تان تک پی تمہاری دا۔تانون میں

اس انقلاب کا دوسرا پہلو مذہب سی علحدگی ہی، جو روس  
میں تشدد کا انتہائی درجہ اختیار کر چکی تھی۔ اگرچہ وہ اس سی  
کوئی نسبت نہین رکھتی جو دہلی نی سنہ ۱۸۵۸ میں دیکھا۔ قوم کی  
ایک حصہ کا دوسری حصہ پر غلبہ اور ایک قوم کا دوسری قوم  
پر قبضہ یکسان نہین ہوتی۔ پھر یہی حالت معمولی اور طبیعی  
نہین بلکہ ایک ارتجاع اور ری ایکشن کا نتیجہ تھی، کیولکہ رھنایان  
مذہب نی پرانی نظام ایمپراطوری و سرمایہ داری کی حمایت میں مذہب  
کو آلہ بنادیا تھا۔ لیکن حالات کی سکون پذیر ہونی پر مذہب کی  
مخالفت دھیمی پر گئی۔

روسی کاشتکار ہماری کاشتدکارون کی طرح سختی سی اپنی مذہب  
کا پابندی۔ ہماری سامنی ماسکومین پادریون کی کانفرنس ہوئی جس

میں انہونی سوویت کی اقتصادی و سیاسی پالیسی کی تائید میں ریزولیشن پاس کئی اور انہیں کسی قدر مذہبی آزادی مل گئی۔

اسی طرح قازان میں مسلمان عالموں کی کانفرنس منعقد ہوئی، مگر افسوس ہی کی روسی و ترکستانی مسلمان عام طور پر یورپین سیاست سمجھتی ہیں اسی دور سی گذر رہی ہیں جو ہندوستانی مسلمان سنہ ۱۸۷۲ء میں گزار چکی ہیں۔ وہ بہت جلد انگریزوں کی نمائشی باتوں میں آجاتی ہیں۔ اور روس ہی کہ کسی حالت میں انگریزی ایمپراطوری نفوذ کو برداشت نہیں کرتا۔ ہمیں حیرت ہوتی ہی، جب ہم ان لوگوں کو دیکھتی ہیں، جن کی مناقب ہم ہندوستان میں گائی رہتی ہیں۔

ہم یہ دعویٰ نہیں کرتی کہ روس کی متعلق ہماری معلومات ایسی مستند ہیں، جن کی محض نظریات سی بھی تردید نہیں ہو سکتی۔ البتہ ہمیں اس وقت لطف آئیگا، جب کوی شرقی خواہ ہماری خیال کی تردید کی لی ہی مشاہدہ و تجربہ کی بنا پر واقعات جمع کرنی پر آمادہ ہوگا۔ ہمارا مطلب یہ ہی، کہ ایشیائیک فیدریشن کا نام لینی والی روسی مسئلہ کا مستقل مطالعہ شروع کر دین، اور گھر میں بیٹھ کر کسی غلط پروپیگنڈا سی متاثر نہون۔

ہم نی اپنی پروگرام میں جس کو ہم اپنی حیات اور ترقی کی لیء لازمی سمجھتی ہیں مذہب کو پورا موقعہ دیا ہی۔ اگر ہندوستانی مذاہب کی

رہنا سروراجیہ جمہوریتہ کی سیاسی و اقتصادی پروگرام کو اپنی ہاتھ میں لیکر اسی کامیاب بنانی پر کرہمت باندھائیں ، تونہ انکی مذهب کو کوئی خطرہ ہی ، اور نہ انکی برخلاف تشدد کا اندیشہ . ورنہ اقوام اپنا حق حیات قائم رکھنی کی خاطر کسی قسم کی رکاوٹ کی پرواہ نہیں کرتیں ؛ اور ہندوستانی بھی اس قاعدہ سی مستثنی نہیں رہیں گی .

حرب عمومی کی نتیجہ کی طور پر روس ، جرمنی ، آسٹریا ، ترکیا میں شاہنشاہی . ختم ہو گئی . یہ سب قومیں اب اپنی تعمیر میں مصروف ہیں . نئی ترکیا کا رقبہ بیشک تھورا ہو گیا ، مگر اس وقت اس کی طاقت زیادہ تھوس بن رہی ہے ، جو ہر ایک شرقی کی لٹی باعث مسرت ہوگی . لیکن ہماری ہندوستانی مسلمان ، دنیا کی تمام مسلمانوں کی انٹرنیشنل تحریک جمہوری اصول پر کامیاب بنانا چاہتی ہیں ، جس کا نام «خلافت» ہی انہیں سی ایسی 'لوکون کی لٹی جو کسی مسلمان سلطنت کی پالیسی کو اپنی رہنمائی کی لٹی کافی نہیں سمجھتی ، ہم اپنا مختصر مطالعہ بیان کرنی سی بخل نہیں کرتی :

اگر ہماری سروراجیہ اصول پر ایشیاتک فیدریشن کی لٹی موقعہ نکلتا ہی اور مسلمان قومیں اس پروگرام کو اختیار کرنی میں پیچھے نہیں رہتیں ، تو اس فیدریشن کی سیاسی و اقتصادی پالیسی کی اندر رہکر مسلمانوں کا ایک سیکشن اسلامی معاملات پر بحث کرنی کی لٹی بنایا جاسکتا ہی . «گر یہ نہیں تو بابا وہ سب کھانیاں ہیں» .

اس مسئلہ میں دا کتر اقبال کا «خضر راہ» ہماری صحیح ترجمانی کرنا ہی .

هند میں سواراج کا نام لینا ( اس کا مطلب مکمل آزادی ہو  
یا مختاریت داخلہ ) اور برطانوی قرضہ ہند کی طرف توجہ نہ کرنا  
معاملہ فہمی کی دلیل نہیں ہو سکتا . ہم فی اس مسئلہ کی مختلف  
پہلوون پر ایک حد تک غور کرنی کی بعد اسی اپنی پروگرام میں  
داخل کیا ہی .

گرچہ بی سامان نماید کارما سہاش مبین  
کاندرین کشور کدائی زیب سلطانی بود

عید اللہ

پریذینٹ کانگریس کینی کاہا  
( سابق ) ناظم نظارتہ المعارف دہ

**Adeel Aziz Collection**



سروراجی اصول الاصول

کی تشریح

میں

مجدد لسان دہلی خواجہ الطاف حسین حالی

کی مسدس کا اقتباس

سرمایہ دار

امیرون کا عالم نہ پوچھو کہ کیا ہی      خیر ان کا اور ان کی طینت جدا ہی  
نہ گفتار میں انکی کوئی خطا ہی      نہ کردار ان کا کوئی نا رواہی

وہ جو کچھ کہ ہیں کہ سکی کون انکو

بنایا ندیموں بی فرعون انکو

سمجھتی ہیں سب عیب جن عادتوں کو      بہائم سی نسبت ہی جن سیرتوں کو  
چھپاتی ہیں اوباش جن خصلتوں کو      نہیں کرتی اجلاف جن حرکتوں کو

وہ یہاں اہل دولت کو ہیں شیرمادر

نہ خوف خدای نہ شرم پیمبر

نہ مظلون کی آہ وزاری سی درنا      نہ مفلوک کی حال پر رحم کرنا

ہواؤ ہوس میں خودی سی گذرنا      تعیش میں جینا نمائش پہ مرنا

سدا خواب غفلت میں بیہوش رہنا

دم تزع تک خود فراموش رہنا

پریشان ا کر قحط سی الٰہ جہان ہی      توبی فکر ہین کیونکہ گھر مین سہان ہی  
ا کر باغ امت مین فصل خزان ہی      تو خوش ہین کہ اپنا چن گلفشان ہی

بی نوع انسان کا حق انہ کیا ہی  
وہ اک نوع نوع بشر سی جدا ہی

کھان بندگان ذلیل اور کھان وہ      بسر کرتی ہین بی غم قوت و نان وہ  
پہنتی نہین جز سمور و کتان وہ      مکان رکھتی ہین رشک خلد و جنان وہ

ہین چلتی وہ بی سواری قدم بہر  
نہین رھتی بی نغمہ و ساز دم بہر

کمر بستہ ہین لوگ خدمت مین انکی      گل و لالہ رھتی ہین صحبت مین انکی  
نفاست بہری ہی طبیعت مین انکی      نزاکت سودا خاں ہی عادت مین انکی

دواؤن مین مشک انکی اتہا ہی دھیرون  
وہ پوشاک مین عطر ملتی ہین سیرون

بہ ہوسکتی ہین انکی ہم جنس کیونکر      نہین چین جن کو زمانہ مین دم بہر  
سواری کو گھورا نہ خدمت کو نوکر      نہ رھنی کو گھراور نہ سونی کو بستر

پہنتی کو کپرانہ کھانی کو روتی  
جو تدبیر الٰہی تو تقدیر کھوتی

## محنت کش

مکر اک فریق اور ان کی سوا ہی      شرف جس سی نوع بشر کو ملا ہی  
سب اس بزم مین جن کا نور و ضیاء ہی      سب اس باغ کی جن سی نشو و نما ہی

هوڻي جو ڪه پيدا هين محنت کي خاطر  
 بني هين زماني کي خدمت کي خاطر

يه برڪت هي دنيا مين محنت کي ساري    جهان ديکھڻي فيض اس کا هي جاري  
 يهي هي ڪليد در فضل باري    اسي پر هي موقوف عزت تمھاري

اسي سي هي قومون کي يھان آبرو سب  
 اسي پر هين مغرور مين اور تو سب

ھلاقي نه اگلي اگري دست و بازو    جهان عطر حڪمت سي هوتا نه خوشبو  
 نه اخلاق کي وضع هوتي تراو    نه حق پھيلتا ربع مسڪون مين هر سو

حقايق يه سب غير معلوم رھتي  
 خدائي کي اسرار مڪتوم رھتي

گلستان مين خوبن گل و ياسمن کا    سمان زلف سنبھل کي تاب و سڪن کا  
 قد دلربا سرو اور نا ورن کا    رخ جان فزا لاله و نسترن کا

غريبون کي محنت کي هي رنگ و بوسب  
 مڪيرون کي خون سي هين يه تازہ روسب

چنڊن گر نه وهون ڪھنڊر ڪاخ وايوان    بنين گر نه وه شاه و ڪشور هو عريان  
 جو بوئين نه وه توھون جاندار بيجان    چو چھانئين نه وه توھو جنگل گلستان

يه چلتي هي گاري انھين کي سھاري  
 جو وه ڪل سي بيٺين تو بیکل هون ساري

مشقت مين عمران کي ڪتي هي ساري    نهين آتي آرام کي ان کي باري  
 سدا بھان دور ان کي رھتي هي جاري    نه آندھي مين عاجز نه مينه مين هين عاري

نه لو جيئھه کي دم تراتي هي ان کا  
 نه تھر ماه کي جي چھراتي هي ان کا

کھپاتی ہیں کوشش میں تاب و توان کو گھلاتی ہیں محنت میں جسم و روان کو  
سمجھتی نہیں اس میں جان اپنی جان کو وہ مرمر کی رکھتی ہیں زندہ جہان کو  
بس اس طرح جینا عبادت ہی ان کی  
اور اس دھن میں مرنا شہادت ہی ان کی

ہم

محنت کن انسانوں کی ہمدردی  
سروراجی نخبیل  
کی عظمت

بہت نوع انسان کی غمخوار ویاور ہوا خواہ ملت بہ اندیش کشور  
شداید کی دریائی خون میں شناور جہان کی پر آشوب کشتی کی لنگر  
ہر ایک قوم کی هست و بود انسی ہی یہاں  
سب اس انجمن کی نمود انسی ہی یہاں  
نہ احباب کی تیغ احسان کی گھایل نہ بیٹی سی طالب نہ بھائی سی سائل  
نہ دکہ درد میں سوی آرام مائل نہ دریا و کوہ انکی رستی میں حائل  
سنی ہون کبھی رستم و سام جیدی  
غیور اب بھی لا کھون ہیں گمنام ویسی  
کسی پر ہو سختی صغوبت ہی ان پر کسی کو ہو غم رنج و کلفت ہی ان پر  
کھین ہو فلاکت مصیبت ہی ان پر کھین آئی آفت قیامت ہی ان پر  
کسی پر چلین تیر آماج یہ ہیں  
نی کوئی راہگیر تاراج یہ ہیں

یہ ہیں حشر تک بات پر ارنی والی یہ پیمان کو میخون سی ہیں جرنی والی  
یہ فوج حوادث سی ہیں لرنی والی یہ غیرون کی ہیں آک مین پرنی والی

امندتا ہی رکنی سی اور ان کا دریا

جنون سی زیادہ ہی کچہ ان کا سودا

جماتی ہیں جب پاؤں ہتی نہیں یہ برہا کر قدم پھر پلتی نہیں یہ  
گئی پھیل جب پھر سمتی نہیں یہ جہان برہہ گئی برہہ کی گہتی نہیں یہ

مہم بن گئی سر نہیں بیتہی یہ

جب اتہی ہیں اتہہ کر نہیں بیہتی یہ

خدانی عطا کی ہی جو ان کو قوت سہائی ہی دل مین بہت ان کی عظمت  
نہیں پہیرتی ان کا منہ کوئی زحمت نہیں کرتی زیرانکو کوئی صعوبت

ہروسی پہ اپنی دل و دست و پا کی

سمجھتی ہیں ساتھ اپنی لشکر خدا کی



## مہابھارت سرو راجیہ پارٹی

[۱] « کانگریس کمیٹی کابل » نیشنل کانگریس مین ایک مستقل پارٹی کی بنیاد رکھتی ہے ، جو ملک مین « سرو راجیہ حکومت » پیدا کری گی . « سرو راجیہ اصول » پر حکومت کی اسی ضروری ہے کہ ؛

(الف) ملک کی بری صنفون یعنی کاشتکار، مزدور اور دماغی محنت کش کو چھوٹی صنفون یعنی زمیندار اور سرمایہ دار کی طرح جمہوری گورنمنٹ کی ہر ایک شعبہ مین نمائندگی کا حق انکی تعداد نفوس کی مطابق دیکر اسی محفوظ کر دیا جائی ؛

(ب) اقتصادی نظام مستقل طور پر ایسا قائم کیا جائی جو محنت کش طبقہ یعنی کاشتکار، مزدور اور دماغی محنت کش کو قرض و افلاس سے بچانی کا ضامن ہو ؛ اور ملک کو ایسی خارجی قرضہ کا محتاج نہ بنائی جس سے سیاسی آزادی سلب ہونی کا خطرہ پیدا ہو سکی .

اس پارٹی کا نام « مہابھارت سرو راجیہ پارٹی » ہوگا .



## اصول و مقاصد

[۲] مہابھارت سرو راجیہ پارٹی اپنی سروراجی اصول کی اساس پر مقاصد ذیل کی لئی جد و جہد جاری رکھی گی :

(الف) ہندوستان کی مکمل آزادی حاصل کرنا، ملک میں جمہوری نظام قائم کرنا، ہندوستانی مختلف ممالک کو ایک ملک فرض کر کے نئے ہندوستانی واحد قومیت پیدا کرنے کی کوشش کو اساس آزادی نہ بنانا؛

(ب) آزاد ہند کو ایمپراطوری اور سرمایہ داری سے ہمیشہ کی لٹی پاک کرنا، اور اسی انسانی سوسائٹی کی لٹی ایک نمونہ بنانا؛  
(ج) تمام ہندوستانی اقوام کو نظام توافق (فیدرل نظام) میں جمع کرنا؛

(د) ایشیائی اقوام میں ایمپراطوری اور سرمایہ داری کی خلاف ورزی  
توافق (سروراجیہ ایشیائک فیدریشن) پیدا کرنا؛  
(ه) اقوام عالم میں شرق کو اس کا حق دلوانا۔

[۳] ہندوستان کا رقبہ یورپ بہ استثناء روس کی برابر ہی، اس کی مختلف حصوں کی آبادی میں زبان، معاشرت اور تمدن کی گہری اساسی اختلاف موجود ہیں، «سروراجیہ پارٹی» یقین رکھتی ہے کہ آزادی کی بعد بھی ہندوستان میں اس قسم کی اختلافات ضرور موجود رہیں گی جیسی آجکل آزاد یورپ میں اقوام میں پائی جاتی ہیں، اس لٹی «م» سروراجیہ پارٹی ہندوستان میں کسی غیر طبعی اتحاد پر اعتماد نہیں کرتی اور ایسی اتحاد کو اساس آزادی قرار دینی سے قطعاً انکار کرتی ہے۔

(الف) «م» سروراجیہ پارٹی «ہر ایک ہندوستانی ملک کی محنت کش طبقہ کی جدوجہد پر اس ملک کی آزادی کو منحصر سمجھتی ہے؛

( ب ) نظام توافق ( فیدرل سسٹم ) کی سواء اور کسی نظام کو ہندوستانی وحدت قائم رکھنی والا نہیں مانتی ۔

[۴] » م . س . پارتی « نیشنل کانگریس کو اپنی اصول و مقاصد ( کرید ) منوانی کی جدوجہد برابر جاری رکھی کی ۔  
( الف ) » م . س . پارتی « نیشنل کانگریس کرید کی پابندی نہایت سختی سے اپنی اوپر عائد کرتی ہی ، تاکہ پارتی نظام بی قاعدہ کشت و خون سے محفوظ رہی ؛ لیکن نیشنل کانگریس کی مجالس عامہ میں اس وقت تک شریک نہ ہوئی ، جب تک پارتی کسی چھوٹی یا بڑی کانگریس کمیٹی میں اکثریت حاصل نہیں کر لیتی ۔

( ب ) » م . س . پارتی « ، آزادی کی جدوجہد کو برطانوی مقبوضات ہند تک محدود نہیں رکھی کی ؛ بلکہ ہندوستانی ریاستوں کو بھی اپنی دائرہ عمل میں شامل کرتی ہی ۔

( ج ) » م . س . پارتی « اپنی سیاسی جدوجہد میں تمام ایسی ہندوستانی سیاسی پارٹیوں کی ساتھ اشتراک عمل کری کی ، جو ہندوستان کی کامل آزادی کو اپنا مقصد قرار دیتی ہیں ؛ اور نظام سرمایہ داری کی کسی طرح بھی تائید نہیں کرتیں ۔

## مرکز و میدان عمل

[۵] » مہابھارت سروراجیہ پارتی « کامستقل مرکز » دہلی « ہوگا اور ثانوی مراکز » لاہور « اور » آکر « رہیں گی ۔  
[۶] » م . س . پارتی « ہندوستان کی تین قدرتی حصوں یعنی

شمال غربی ، شمال شرقی اور دکن میں سی اس حصہ کو جس میں دہلی واقع ہے ، بطور نمونہ اپنا مرکزی میدان عمل قرار دیتی ہے اور اسی « سروراجیہ ہند » کی نام سی موسوم کری کی « م . س . پارتی » فی الحال « سروراجیہ ہند » کی حدود اس طرح مقرر کرتی ہے : اس کی شمال میں جھیل مانسرور ، کوہ ہمالیہ ، قرہ قورم اور ہندوکش ؛ اس کی مشرق میں نیپال ، بنارس اور دریائی چنبل ؛ اس کی جنوب میں دریای نربدا اور بحیرہ عرب ؛ اس کی مغرب میں افغانستان و ایران ۔

[۷] سروراجیہ ہند کو « م . س . پارتی » ایسی ملکوں میں تقسیم کریگی ، جہاں ایک قوم آباد ہے ، جو ایک زبان بولتی ہے ؛ جس کی معاشرت میں عموماً یکسانی پائی جاتی ہے ۔ ان ممالک میں سی ہر ایک « سروراجی ملک » کہلائیکا ۔

(الف) ایک ابتدائی تجویز کی طور پر « م . س . پارتی » ، « سروراجی ہند » کو دس سروراجی ملکوں میں تقسیم کرتی ہے : -  
(۱) « بہارت » جس کی زبان ہندوستانی ( اردو ) ہے ، اس میں دو آبہ گنگا جمنہ اور لکھنؤ داخل ہیں اس کی مرکزی شہری دہلی اور آگرہ ہیں ۔

(۲) « جنوب مشرقی پنجاب » جس کا مرکزی شہر امرتسر ہے اور زبان پنجابی ہے ۔

(۳) « شمال مغربی پنجاب » جس کی زبان پوتھوہاری پنجابی ہے ؛ مرکزی شہر راولپنڈی ہے ۔

(۴) « جنوب مغربی پنجاب » جس میں ریاست بہاولپور داخل ہے ، اس کا مرکزی شہر ملتان اور زبان ملتانی پنجابی ہے ۔

لاہور تینوں جمہوریتوں کی نظام سی خارج رہا ۔

(۵) « کشمیر » جس کی زبان کشمیری اور مرکزی شہر سری نگر بھی ۔

(۶) « ایشانیہ » (یعنی صوبہ سرحدی شمال مغربی) جس کی زبان

پتو اور مرکزی شہر پشاور بھی ۔

(۷) « بلوچستان » کی زبان بلوچی اور مرکزی شہر کوئٹہ

قلات ہیں ۔

(۸) « سندھ » کی زبان سندھی اور مرکزی شہر کراچی بھی ۔

(۹) « گجرات » کی زبان گجراتی اور مرکزی شہر احمد آباد بھی ۔

(۱۰) « راجپوتانہ » کی زبان ہندوستانی ( ہندی ) اور مرکزی

راجپوت بھی ۔

( ب ) ہر ایک سروراجی ملک مستقبل میں ایک « سروراجیہ

جمہوریتہ » ہوگا، جو اپنی اقتصادی ، تمدنی اور سیاسی آزادی محفوظ

رکھتی ہوئی « متوافق جمہوریات ہند » ( اندین فیدرل ری پبلکس )

، لئی اکائی بنی کا ۔

## ممبر اور رضا کار

[۸] ہر ایک سروراجی ملک کا باشندہ مرد و عورت بلا تفریق نسل

مذہب اپنی ملک کی « سروراجیہ پارٹی » کا ممبر بن سکتا ہے ، اگر وہ

( الف ) نیشنل کانگریس کرید مانتا ہو ؛

( ب ) سروراجیہ پارٹی کی اصول و مقاصد اور پروگرام کو وفاداری

رکھتا ہو ؛

( ج ) پارٹی کی انضباطی احکام کی پابندی کا یقین دولاٹی؛  
 ( د ) اپنی ضروریات زندگی اپنی ملک کی متوسط احوال زراعت  
 پیشہ اشخاص سے نہ برہائی؛

( ہ ) اپنی ضروریات زندگی سے رائے جائداد اگر رکھتا ہو، تو پارٹی  
 کی نام منتقل کر دی۔

تشریح: جب تک پارٹی، ممبروں کی جائداد کو اپنی تحویل میں  
 لینی کا فیصلہ کری، اس وقت تک وہ جائداد ان ہی ممبروں کی پاس امانت  
 رہی گی۔

[ ۹ ] ہر ایک سرو راجی ملک کا باشندہ مرد و عورت بلا تفریق  
 نسل و مذہب اپنی ملک کی « سرو راجیہ پارٹی » کارضا کار بن سکتا ہے،  
 اگر وہ ممبری کی پہلی تین شرطیں پوری کرتا ہو۔

( الف ) ہر ایک رضا کار کا فرض ہوگا کہ اگر وہ ایک ہندوستانی  
 عورت یا ایک ہندوستانی مذہبی مقدس مقام کو خطرہ میں دیکھی تو اس کی  
 مدافعت میں جان تک لڑائی سے دریغ نہ کری۔

( ب ) ہر ایک ہندو رضا کار نہ صرف پرانی اچھوتوں سے برابری  
 کا سلوک کریگا، بلکہ اس کا فرض ہوگا کہ تمام ایسی لوگوں کی ساتھ  
 جنہوں نے ہندوستان کو مستقل طور پر اپنا وطن بنالیا ہے، بلا تفریق  
 نسل و مذہب مساوات اور محبت کا سلوک کری۔

( ج ) ہر ایک مسلمان رضا کار کا فرض ہوگا کہ وہ گاو کشی بند  
 کرنی میں کانگریس کمیٹی کا بل کی اس فیصلہ کا پابند رہی۔

فیصلہ: کانگریس کمیٹی کا بل کو معلوم ہے کہ اسلامی دنیا کی تمام  
 اہل الرائے اپنی نکبت کا واحد سبب ہندوستان کی غلامی کو قرار دیتی

ہین اور جب انہیں بتلایا جانا ہی، کہ ہندوستانی مسلمانوں کا گاو کشی پر اصرار کرنا بھی ہندوستان کی آزادی میں ایک رکاوٹ ہی، تو وہ ہندوستانی مسلمانوں کی اس طرز عمل کو سخت نفرت سی دیکھتی ہین۔ اس لئی « کانگریس کمیٹی کابل » کا فیصلہ ہی کہ کم از کم مخلوط آبادی میں گاو کشی قطعاً بند کر دی جائی۔

[۱۰] ایک مکمل جیش رضا کاران میں (۳۰۰) رضا کار ہونگی جس کی دس دستی (۱۰) رضا کار افسروں کی ماتحت کام کریں گی؛ لیکن اس کی قیادت یتن پارٹی ممبروں یعنی ایک قائد اور دو نائب قائد کی ہاتھ میں ہوگی۔

## مجالس آمرہ و عاملہ

[۱۱] جس وقت ایک « سروراجی ملک » میں کم از کم (۱۰۰) پارٹی ممبر پیدا ہو جائیں کی اور ایک جیش رضا کاران مرتب ہو جائی، تو ممبروں اور رضا کاروں کی مشترکہ کانفرنس منعقد ہوگی؛ جسی اس ملک کی « سروراجیہ کانفرنس » کہا جائیگا۔ اس کانفرنس میں ان تمام پارٹیوں کی ممبر بطور مشیر شامل ہو سکتی ہین، جن کی ساتھ « سرو راجیہ پارٹی » اشتراک عمل کا فیصلہ کر چکی ہی۔ لیکن رای دینی کا حق پارٹی ممبروں اور رضا کاروں تک محدود رہی گا۔

(الف) « سرو راجیہ کانفرنس » اپنی ملک کی « سرو راجیہ پارٹی » کی تمام قانونی، مالی اور انتظامی اختیارات کی مالک ہی۔ کانفرنس اس قانون اساسی کی تشریح و تکمیل کری گی؛ (۲۰) پارٹی ممبروں

پر مشتمل اپنی « سرو راجیہ عاملہ کمیٹی » منتخب کری گی ، جسی انتظامی اور مالی اختیارات حاصل ہونگی . کانفرنس اس کی تمام کارروائی کی نگرانی و تصدیق کرتی رہی گی .

(ب) ہر « سرو راجیہ کانفرنس » کا سب سے پہلا کام دو حصوں

میں تقسیم ہوتا ہی :

اول یہ کہ اپنی ملک کی حاجت مند محنت کش طبقہ کی پرانی قرض ادا کری ، انہیں دوبارہ قرض میں مبتلا ہونی سے بچائی ؛ اور جہاں مسلمانوں کا افلاس کاؤ کشی بند کرنی میں مانع ہو انکی مدد کری . دوسرے یہ کہ بوطانوی قرض ہند جو سیاسی آزادی کو سلب کر رہا ہی ، اس کا جس قدر حصہ اس کی ملک پر عائد ہوتا ہی ، اس کو ایسی قرض میں تبدیل کری ، جس میں سیاسی آزادی سلب ہونی کا خطرہ نہ ہو .

(ج) اس کام کی تکمیل کی لٹی « کانفرنس » مختلف صورتوں

میں پارٹی فنڈ جمع کری گی :

(۱) پارٹی ممبروں کی منتقلہ جائداد اپنی قبضی میں لیگی ؛

(۲) مستطیع رضا کاروں سے چندہ لیا کری گی ؛

(۳) سوشل ریفرامروں اور حامیان انسانیت سے صدقات وصول

کری گی ؛

(۴) ملک کی ہر ایک متفنس سے اقتصادی آزادی حاصل کرنی

کی لٹی « ٹیکس آزادی » وصول کری گی ؛

(۵) اولاً اپنی ملک سے ثانیاً دوسری سرو راجیہ ملکوں سے

اور ہندوستان کی دوسری حصوں سے قرض حاصل کری گی .

(د) هر «سرو راجیه کانفرنس» کا اصلی اور اہم کام اپنی ملک کی «سرو راجیه جمہوریتہ» پیدا کرنا ہی ؛

اس کی لٹی وہ محنت کش طبقہ کو سیاسیات کی تعلیم دیگی انکی تنظیمات اس طرح درست کری گی کہ وہ اپنی ملک کی حکومت کی ہر امت شعبہ میں اپنی تعداد نفوس کی مطابق نمایندگی حاصل کر سکیں ۔

(ه) «سرو راجیه عاملہ کمیٹی» ایک سال کی لٹی منتخب ہوا کری گی ؛ اور کانفرنس سال میں دو دفعہ، ماہ حمل (اپریل) اور مہ میزان (اکتوبر) میں منعقد ہوگی ۔

(و) بوقت ضرورت سرو راجیه عاملہ کمیٹی کی فیصلہ پر یا (۴۰) ممبرن کی متفق درخواست پر کانفرنس بلائی جاسکتی ہی ۔

(۱۲) «سرو راجیه عاملہ کمیٹی» اپنی خاص کاموں کی لٹی چھہ ماتحت انجمنین بنائی گی ؛ جن میں کمیٹی، بارتی ممبرون کی ساتھ رضا دار بھی اپنی انتخاب سی شامل کری گی ۔ بوقت ضرورت ان انجمنون میں بارتی پروگرام سی ہمدردی رکھنی والی نخواستہ دار اصحاب بھی شامل کئی جاسکتی ہین ۔

(الف) «انجمن تنظیم» جو ہر ایک پرگنہ، تحصیل اور ضلع میں اپنا دفتر کھولی گی ، جو

(۱) کسان سپہائین ، انجمن مزدوران ، دماغی محنت کشون کی محافل اور طالب علمون کی مجالس مسامرہ قائم کریں گی ؛ یا ایسی مجالس کو اپنی تنظیم میں شامل کریں گی ؛

(۲) بارتی فنڈ جمع کریں گی ، جس میں ممبرون کی منتقل شدہ جائدادین ، بارتی قرض ، ٹیکس آزادی اور وہ تمام مالی امداد داخل

ہی ، جو انسانیت کی ہمدرد ، سواراج کی ہمدرد اور سروراج کی ہمدرد لوگوں سی ملی گی ۔

( ۳ ) محنت کش طبقہ کی حاجتمند افراد کی فہرستیں طیار کریں

گی ، کہ ان پر کس قدر قرض ہی ، اور مستقبل میں انکو کس قدر روپیہ بطور امداد اور کس قدر بطور قرض بلا سود ملنا چاہیے ۔

( ب ) • انجمن نشر تشوہقات • جو اپنی ملک کی عام زبان میں

ایک • سروراجیہ اخبار • جاری کری گی ؛ پارٹی پروگرام کی متعلق

لتریچر ایک لائبریری میں جمع کری گی ، جس کی شاخیں ہر دفتر تنظیم

کی ساتھ قائم ہونگی ؛ ملک کی تمام یونیورسٹیوں میں پارٹی پروگرام

بطور نصاب داخل کرانی کی کوشش کری گی ؛ ایسی مکاتب بنائی

گی ، جہاں پارٹی پروگرام پرہانی کی نئی اعلیٰ معلم تیار ہوں ۔

( ج ) • انجمن انضباط • ( جس میں پارٹی ممبروں اور رضا کاروں

کی سواء اور کوئی شامل نہیں ہو سکتا ) پارٹی ممبر اور رضا کار بہرے

کری گی ؛ انضباط کی نئی ہدایات نافذ کیا کری گی ؛ پارٹی ممبروں

اور رضا کاروں کی ضروریات کا انتظام کری گی ؛ انکی خدمات کا

حساب لیا کری گی ۔ اس انجمن کی احکام ممبروں اور رضا کاروں کی

نئی قطعی ہین ۔

( د ) • انجمن کو اپریٹو بنک • ( جس میں مالیات کی تنخواہ

دار ماہر بھی شامل کئی جائیں گی ) پارٹی فنڈ سی ایک • سروراجیہ

کو اپریٹو بنک • کی بنیاد دالی گی ۔ اس میں ۔

( ۱ ) حامیان انسانیت ، سوشل ریفارمر ، ہمدردان سواراج

اور ہمدردان سروراج کی صدقات جمع کیئی جائیں گی ، جو محنت

کش طبقہ کی حاجتمندوں کو بطور امداد یا بطور قرض بلا سود دئی جائیں گی؛ اسی سی اس طبقہ کی پرانی قرض ادا کی جائیں گی۔

(۲) کاروباری لوگوں کی عموماً اور محنت کش طبقہ کی امانتیں

خصوصاً اس میں جمع کی جائیں گی، اور کو اپریٹو سوسائیتوں میں بطور سرمایہ لگائی جائیں گی۔ ار باب الاموال بجائی سودا بینی کی نفع و نقصان میں شریک رہیں گی۔

(۳) سرو راجیہ بنک، بیرونی ممالک سی سودی لین دین کرنی

پر مجبور ہی۔ اسی مستثنیٰ قرار دیکر یہ بنک سرو راجیہ ہند، میں کسی طرح کا سودی لین دین نہیں کریگا۔

(۵) » انجمن کو اپریٹو سوسائٹیاں « سرو راجیہ بنک سی سرمایہ

لیکر سرو راجیہ شرکت ہائی تعاون کھولی گی، جو زراعتی پیداوار اور ضروریات محنت کش طبقہ کی تجارت کریں گی؛ محنت کش طبقہ میں امداد اور قرض بلا سود ا ہی شرکتوں کی توسط سے تقسیم ہوگا۔

(و) » انجمن محاسبہ دیون جو «

(۱) مقروض محنت کش طبقہ کی پرانی قرض کی ادائیگی پنی

ضمہ لیکر پنچائی فیصلہ سی رقوم واجب الاداء معین کری گی۔ جس کو سرو راجیہ بنک اپنی صیغہ جمع صدقات سی ادا کری گا۔

(۲) » برطانوی قرضہ ہند، کاجس قدر حصہ اس ملک پر عائد

ہوتا ہی، اس کی ادائیگی کی لٹی سوسائٹی کی مختلف طبقات کی مناسب

شرح » ٹیکس آزادی « معین کری گی؛ اپنی ملک سی قرض آزادی

لی گی؛ » سرو راجیہ ہند « اور ہندوستان کی دوسری حصوں میں قرض آزادی کا انتظام کری گی۔

(۱۳) « سروراجیہ کانفرنس » منعقد ہونی سی پہلی جس وقت ایک « سرو راجی ملک » مین پارٹی ممبرون کی تعداد (۲۰) تک پہنچ جائی تو وہ اپنی ملک کی لئی « انجمن نشر نشویقات » بنائیں گی ، جو عارضی طور پہ اس ملک کی « سرو راجیہ عامہ کمیٹی » کی تمام فرایض انجام دی کی .

(۱۴) کہ از کم تین سرو راجی ملکون کی (۳۰۰) پارٹی ممبرون اور (۹۰۰) رضا کارون کی مشترکہ کانگریس « سرو راجیہ ہند » کی تمام پارٹیون کی باہمی معاملات اور خارجہ تعلقات مین اعلیٰ اختیارات کی مالک ہی . اسی « مہابھارت سرو راجیہ کانگریس » کہا جائیگا .

اس کانگریس مین ان تمام پارٹیون کی ممبر بطور مشیر شریک ہو سکیں گی ، جن کی ساتھ پارٹی اشتراک عمل کا فیصلہ کر چکی ہی ؛ لیکن ان کو رای دینی کا حق حاصل نہ ہوگا .

( الف ) یہ کانگریس اس اساسی قانون کی ایسی دفعات کی تشریح و تکمیل کری گی ، جو ان مطالب سی تعلق رکھتی ہین . نیز اپنی انتظامی ، مالی اور عدالتی اختیارات اپنی نمائندہ مجلس « مہابھارت سرو راجیہ مرکزی کمیٹی » کو تفویض کر کی اس کی کارروائیون کی نگرانی و تصدیق کرتی رہی گی .

( ب ) یہ کانگریس سال مین ایک دفعہ انعقاد پذیر ہوگی . اس کی اجلاس دو حصون مین تقسیم ہونگی : اول سرو راجیہ ہند کی داخلہ معاملات کی متعلق دویم سرو راجیہ توافق ایشیائی کی

خارجیہ معاملات کی متعلق . اس کانگریس کی لٹی ایک مستقل قانون بنایا جائیگا .

(ج) اس کانگریس کا پہلا کام دو حصوں میں منقسم ہی : اول یہ کہ طبقہ محنت کش کی ضروریات پورا کرنی میں جس سروراجی ملک کو قرض کی ضرورت ہو اس کی لٹی دوسری سروراجی ملکوں اور ہندوستان کی دوسری حصوں سے قرض حاصل کرنی کا انتظام کری ؛

دویم یہ کہ « سروراجیہ ہند » پر جس قدر « برطانوی قرضہ » عائد ہوتا ہی ، اسی ایسی قرض میں تبدیل کرنی کی لٹی جس سے سیاسی آزادی کو نقصان نہ پہنچتا ہو بیرونی ملکوں سے قرض لینی کا انتظام کری . اس کی لٹی یہ کانگریس ایک « مرکزی سروراجیہ کو اپریٹوبنک دہلی » قائم کری گی ، جس سے تمام « سروراجی کو اپریٹوبنک » وابستہ ہونگی ، اور جس کی شاخیں ایشیائی ممالک میں اور ایجنسیاں یورپ و امریکہ میں کھولی جائیں گی .

(د) اس « کانگریس » کا دوسرا کام یہ ہی کہ « سروراجیہ متوافق جمہوریات ہند » پیدا کری . اس کی لٹی یہ کانگریس سروراجی ملکوں کی حدود معین و مشخص کری گی ؛ قومی اور مذہبی اختلافات کا تصفیہ کرنی والی عدالتی پختہ بنائی گی .

(ه) اس کانگریس کا خارجیہ معاملات میں « سروراجیہ متوافق ایشیائی » پیدا کرنا اہم کام ہی . اس کی لٹی اس کانگریس کی احلاصوں میں ایشیائی اقوام شامل ہونگی .

(و) یہ کانگریس ایشیائی ممالک میں « سروراجیہ متوافق ایشیائی »

کی مراکز اور یورپ و امریکہ میں « سرو راجیہ دفاتر استخبارات »  
( انفرمیشن بیورو ) کھولی گئی .

(۱۵) « مہابھارت سرو راجیہ مرکزی کمیٹی » میں (۱۰۰) پارٹی  
ممبر ہونگی ؛ اس کی مختلف انجمنوں میں پارٹی ممبروں کی سوا اور کوئی  
شریک نہ ہو سکی گا .

اس مرکزی کمیٹی میں ہر ایک سرو راجی ملک کی ممبر اس ملک کی  
تعداد نفوس کی لحاظ سے منتخب ہونگی .

(۱۶) جس وقت تک « مہابھارت سرو راجیہ مرکزی کمیٹی »  
منتخب نہیں ہوتی ، عارضی طور پر « کانگریس ( سرو راجیہ ) کمیٹی »  
کابل « اس کی تمام فرایض انجام دیتی رہی گئی .

(الف) « کانگریس سرو راجیہ کمیٹی کابل » جب تک « مہابھارت  
سرو راجیہ مرکزی کمیٹی » کی باقاعدہ نمائندگی نہیں حاصل کرتے  
اس وقت تک کسی خارجی اقتصادی معاملہ کی تکمیل نہیں کر سکتے  
(ب) « کانگریس سرو راجیہ کمیٹی کابل » اپنی ضرورت کی مو  
ایشیائی ممالک میں اپنا مرکز تبدیل کر سکتی ہی .



سرو راجیہ جمہوریتہ  
کی سیاسی و اقتصادی اصول اساسیہ

(۱۷) ہر ایک سرو راجیہ جمہوریتہ میں تمام ایسی لڑکیاں  
کیون کی لٹی جو مکتب جانی کی عمر رکھتی ہیں ابتدائی

۔ لازمی تعلیم کا اور ثانوی مفت تعلیم کا انتظام کرنا حکومت کا  
ض ہوگا۔

( الف ) یہ بھی ضروری ہے کہ مکتب نجاتی والی مرد و عورت  
لٹی تعلیم کا خاص انتظام کیا جائی۔

( ب ) م . س . پارتی اردو رسم الخط کو ایسی لوگوں کی آسانی  
لٹی مقطوع حروف میں لکھنی کی تائید کرتی ہے۔

( ۱۸ ) ہر ایک سرور راجیہ جمہوریتہ میں ( الف ) کسانوں اور ان  
تعلق رکھنی والی پیشہ وروں کی « کسان سہائیں » ( ب )  
تری اور کارخانہ میں کام کرنی والی مزدوروں کی « انجمن ہائی  
وران » ( ج ) دفاتروں اور تعلیم گاہوں میں کام کرنی والوں کی « محافل  
کشان دماغی » بنانی کا ناقابل تنسیخ حق محنت کش طبقہ کو حاصل  
؛ جن مجالس کی توسط سے وہ لوگ اپنی مطالبات پیش کریں گی،  
انتخابات میں حصہ لین گی۔ محنت کش طبقہ کو حکومت سے ناراض  
کی صورت میں بھی ان مجالس کی فیصلہ پر اسٹرائک کا حق  
ہوگا۔

( ۱۹ ) سرور راجیہ جمہوریتہ کی پنچایت ( پارلیمنٹ ) کو تمام قانونی،  
رعدائی اختیارات حاصل ہونگی۔ اس کی انتخابات مندرجہ ذیل  
پر عمل میں آئیں گی :

( الف ) ہر عاقل بالغ مرد و عورت کو جو کسی اخلاقی جرم میں  
نہ ہو چکا ہو، اس پنچایت کی انتخابات میں رای دینی کا حق  
ہوگا۔

( ب ) کسانوں، مزدوروں اور دماغی محنت کشوں کو اپنی سہاؤں،

انجمنوں اور شرفاء کی توسط سے اپنی تناسب آبادی کی مطابق نمائندگی بھیجنی کا حق حاصل ہو گا۔

(ج) سوسائٹی کی دوسری صنفوں یعنی زمیندار، ساہوکار، سرمایہ دار اور تاجر کو انکی تعداد نفوس کی مطابق حق نمائندگی ملی گا۔ کسی صورت میں بھی انکی اہمیت کی بنا پر انکو تعداد نفوس سے زیادہ حق نمائندگی نہیں دیا جائیگا۔

(د) ان مالدار اصناف میں سے اگر کوئی صنف سرو راجیہ جمہوریتہ کی اقتصادی و سیاسی اصول اساسیہ کی مخالفت کری گی، تو ایک محدود وقت تک اس کا حق نمائندگی سبب کیا جاسکتا ہی۔ جس کی لٹی علیحدہ قانون بنایا جائیگا۔

(۲۰) فوائد عامہ کی تمام ذرائع قومی ملکیت قرار دی جائیں گی

(۲۱) انفرادی ملکیت (منقولہ و غیر منقولہ) محدود کر دی جائی گی۔ معین حد سے زیادہ جائداد قومی ملکیت قرار دی جائی گی

(الف) ادنی درجہ ملکیت کی تشخیص «سرو راجیہ کانفرنس» کا کام ہی۔

(ب) مالداروں پر متزاید ٹیکس لگایا جائی گا۔ جس کی آخر

حد (۵۰) فیصدی تک ہوگی۔

(۲۲) ملک کی اراضی قومی ملکیت قرار دی جائیں گی،

نظام زمینداری منسوخ کر دیا جائیگا۔ کسان اور گورنمنٹ کی کسی کو اراضی سے تعلق نہ ہوگا۔

(الف) سرو راجیہ ہند کی ان جمہوریتوں میں جہان مسد

کی اکثریت ہی، «م. س. پارتی» فاروق اعظم کی فیصلہ کی مع

زمینداروں کو ملکیت اراضی چھوڑنی اور امام ابوحنیفہ کی فیصلہ کی مطابق مزارعہ چھوڑنی پر مجبور کری گی۔ زمینداروں کو فقط گورنمنٹ ایجنٹ کی طور پر کام کرنی کا موقعہ دیا جائیگا۔

(ب) ایسا ہی طرز عمل «سروراجیہ ہند» کی ان تمام جمہوریتوں میں اختیار کیا جائیگا، جہاں اکثریت آبادی کا مذہب اس اصول کی تائید کرتا ہے؛ یا سیاسی بیداری عام ہو چکی ہے۔

(ج) جن جمہوریتوں میں اکثریت آبادی کا مذہب اس کی تائید نہیں کرتا، اور وہاں سیاسی بیداری بھی عام نہیں ہے، تو ان جمہوریتوں میں اولاً ملکیت زمین محدود کرنی پر اکتفاء کیا جائیگا؛ پھر سیاسی بیداری عام ہونی پر اراضی کی انفرادی ملکیت منسوخ کوئی جائی گی۔

(د) ہر کاشتکار خاندان کو اس قدر اراضی ضروری دی جائی گی، کہ وہ خود کاشت کر سکی۔ اس زمین پر اس خاندان کا دوامی کاشت ایسی قانون کی ذریعہ سے محفوظ کر دیا جائیگا، جو کسان وٹن کی کونسل کی مشوری سے بنایا جائیگا۔

(ه) کاشتکار سے گورنمنٹ کل پیداوار کا ۵ حصہ کسان سپہاؤں کی توسط سے بطور خراج وصول کری گی۔

(و) قومی ملکیت میں دی ہوئی اراضی کا انتظام گورنمنٹ ایجنٹ سپہاؤں کی کونسلوں کی زیر اہتمام رکھی گی۔

(ز) کسان سپہاؤں کو سرکاری امداد بصورت قرض بلا سود ملے گی؛ اور انکی لئی زراعتی مشینری نرم شرائط ادا کی جائی گی۔

(ح) کسان آبادی کی لٹی حکومت مفت طبی امداد کا انتظام کری گی .

(۲۳) سودی لین قطعاً بند کر دیا جائیگا . محنت کش طبقہ کی پرانی قرضی بی باق کردٹی جائیں گی . حاجت مندوں کو امداد یا قرض بلا سود دینی کا مستقل انتظام ہوگا .

(۲۴) داخلی تجارت سروراجیہ کو ایپریتو سوسائٹیوں اور خارجی تجارت « حکومت متوافق جمہوریات ہند » کی توسط سے عمل میں آئی گی . تجارت پیشہ افراد کو ان سوسائٹیوں میں شرکت کا موقعہ دیا جائیگا .

(۲۵) قومی ملکیت میں دی ہوئی کارخانے اور فیکٹریاں « انجے مزدوران » کی کونسلوں کی زیر اہتمام چلائی جائیں گی ؛ اور مزدوروں کو نفع میں حصہ دیا جائیگا .

(الف) مزدوروں کی کام کا ایک دن (۶) گھنٹی کا سب

جائیگا . ہندوستانی مزدور کو سرد ملکوں کی مزدوروں کی

۶ گھنٹی سے زیادہ کام کرنی پر مجبور نہیں کیا جائیگا . « م.س

دماغی محنت کشوں اور جسمانی محنت کشوں میں تفریق سوسا

لٹی مضر سمجھتی ہی .

(ب) مزدوروں کی ادنی شرح مزدوری حکومت کی

مقرر ہوگی . اور اسی طرح بچوں اور عورتوں کی اوقات

برہانی ، بیماری ، حادثہ ، حمل اور بیماری کی لٹی الاؤنس

میں تعین کئی جائیں گی . ان قوانین پر انجمن مزدوران

پر نظر ثانی ہوتی رہی گی .

(ج) مزدوروں کی خاندانوں کی لٹی حکومت مفت طبی امداد دے گی  
کری گی ؛ اور انکی لٹی ستھری گھروں کا انتظام کری گی ۔

(۲۶) غیر مستقیم محصولات مثلاً ریل کا کرایہ ، ڈاک کا محصول ،  
عک کا محصول وغیرہ مستقل طور پر محدود کر دئی جائیں گی ۔  
غروریات زندگی اور اعلیٰ تعلیم سستا رکھنا حکومت کا اہم فرض ہوگا ۔  
(۲۷) برطانوی قرضہ ہند سی اپنی اقتصادی آزادی حاصل کرنی  
ک لٹی « ٹیکس آزادی » ہر ایک متنفس کو ادا کرنا ہوگا ۔

### ترجمہ

سرو راجیہ جمہوریتہ  
کی قومی اور مذہبی اصول اساسیہ

میر کا (۲) اگر کسی سرو راجیہ جمہوریتہ میں ایک اہم اقلیت آباد  
ہوئے اپنی علیحدہ قومیت قائم رکھنا ضروری سمجھتی ہی ، تو  
جہ (۳) سرو راجیہ مرکزی کمیٹی « اس اقلیت کو اپنی علیحدہ  
کی بنانی کا اختیار دی سکتی ہی ۔

(۴) صورت میں اس جمہوریت کو اس قوم کی اصل آبادی سی  
قدر علاقہ ضرور دیا جائیگا ، جس می وہ اپنی اقتصادی  
ایشی ز ضرورتوں کی حفاظت کر سکی ۔ اس قسم کی اقلیت کی مثال  
میں لائی سکہ قوم ہی ، جس کی لٹی « کانگریس کمیٹی کابل » فی  
ایا جمہوریتہ علیحدہ کر دی ہی ۔

(۲۹) ہر ایک سرو راجیہ جمہوریتہ اپنی اکثریت والی آبادی کی مذہب کو اپنا ستیت مذہب بنا سکتی ہی ، اگر اس مذہب کی رہنما اپنی مذہب کا ایسا مجموعہ احکام پیش کرنی مین کامیاب ہو جائیں ، جو « مہابھارت سرو راجیہ مرکزی کمیٹی » کی فیصلہ مین « سرو راجیہ جمہوریتہ کی سیاسی و اقتصادی اصول اساسیہ » کی خلاف ارتجائی مواد سی پاک ہو . اس صورت مین لازمی طور پر اس جمہوریتہ کا پرزیدنت اس مذہب کی پروکارون مین سی منتخب ہوگا .

( الف ) جس صورت مین اکثریت والی آبادی کا مذہب ستیم مذہب بن گیا ، اس صورت مین اگر کسی اقلیت کا مذہب « مہابھارت سرو راجیہ مرکزی کمیٹی » کی فیصلہ مین اس کو پورا کرتا ہی ، تو اسی ہی اپنی پروؤون کی تناسب آبادی کے سی مذہبی معاملات مین سرکاری امداد حاصل کرنی کا حق .

( ب ) ایسی مذاہب کو جو بارتی پروگرام کا سرو راجیہ جمہوریتہ کی سیاسی و اقتصادی اصول اساسیہ مین ساتھ نہیں دی سکتے فقط اسی صورت مین مذہبی تعلیم کی آزادی دی جائی گی . اس کی پروکار مہابھارت سرو راجیہ مرکزی کمیٹی کو اولادین کہ وہ سیاسی معاملات مین حصہ نہیں لین گی .

( ج ) بلا استثناء تمام مذاہب کی مقدس مقامات قانون سمجھی جائیں گی . ان محدود رقبون کی ائی « مہابھارت سرو مرکزی کمیٹی » خاص قانون بنائی گی .

اسی طرح اگر کسی قوم کی مرکزی تعلیم گاہ دوسری

احاطہ میں واقع ہو ، تو وہ بھی خاص قانون کی ذریعہ سے محترم قرار دی جائے گی ۔

(۳۰) ایک سروراجیہ جمہوریتہ اگر کسی مذہب کو سرکاری

مذہب بناتی ہے ، یا اگر کسی مذہب کو تسلیم کر لیتی ہے ، تو وہ

ض ( الف ) ان مذاہب کی تعلیم گاہوں اور مذہبی مقدس مقامات

کو انکی تعداد نفوس کی تناسب سے سرکاری امداد دی گی ؛

ک لئو ( ب ) ان مذاہب کی تہواروں پر سرکاری تعطیل منائی گی ؛

تا ( ج ) اگر انمین سے کسی مذہب کی پیروکار اپنی مرضی سے

نیچھ خاص ضرورت کی لئی اپنی اوپر کوئی خاص ٹیکس عائد کریں ،

کار کومت اس ٹیکس کی جمع آوری میں مدد دی گی ؛

کو بی ( د ) اشاعت مذہب کی لئی کسی مذہب کو سرکاری امداد

کو جائے گی ۔

میر (۲) (۳۱) ہندوستانی مذاہب کی باہمی تنازعات فیصلہ کرنی کی لئی

ون رافلی . مرکزی کمیٹی « ہر ایک سروراجیہ جمہوریتہ میں عدالتی

ج . رت کی موافق ایک « ثالثی پنچایت » بنائی گی ۔

کی تویہ بنالف (۳۲) اگر ایک خاندان میں سے ایک عورت باپ یا خاوند

تص (۳۳) رفاقت کے بغیر اپنا مذہب تبدیل کرتی ہے ، تو اس عورت

ن پنچایت کی سامنی امتحان ہوگا ؛ اور وہ اس پنچایت کی اجازت

ایش (۳۴) زغیرہ اپنی خاندان سے جدا نہ ہوسکی گی ۔

مین (۳۵) اگر اس پنچایت کی سامنی کسی مذہب کی پیروکاروں پر

ہیا کی نام سے عورتوں کی اغواء کا الزام کئی بار ثابت ہوچکا ہو ،

تو اس مذہب کی سرکاری مدد ( اگر اسکو امداد ملتی ہی )  
بند کردی چائی گی ؛ ب ۔ اس مذہب کی پیروکار م . س . مرکزی  
کمیٹی کو مطمئن نہ کر دین ۔

حکومت متوافق سرو راجیہ جمہوریات ہند  
( انڈین فیدرل سرو راجی ری پلیننگ سٹیٹ )

[ ۳۲ ] ہر ایک « سرو راجیہ جمہوریتہ » اپنی اقتصادی ، تعلیمی  
اور سیاسی آزادی کو محفوظ کھتی ہوئی « حکومت متوافق سرو  
راجیہ جمہوریات ہند » کا آزاد رکن رہی گی ۔

( الف ) حکومت متوافق سرو راجیہ جمہوریات ہند کا دارا

دہلی ہوگا ۔ سرو راجیہ ہند میں اس حکومت کی دو ٹائوی مر  
لاہور اور آگرہ بنائی جاتی ہیں ؛ تاکہ اسی نمونہ پر شمال  
ہند اور دکن میں اس فیدریشن کی ٹائوی مراکز بنائی میں آسے

( ب ) سرو راجیہ ہند کی جمہوریات « کشمیر » « شہا

پنجاب » « شمال مشرقی پنجاب » « جنوب مغربی پنجاب » «

پہلوچستان » اور « سندھ » جن کی آبادی ( ۳ ) کروڑ ہی لا

تعلق رہے ہیں ۔ انکی مشترک زبان ہندوستانی ( اردو ) ہے

اور جمہوریات « بہارت » « راجپوتانہ » « گجرات »

حلقہ میں داخل ہیں ؛ انکی مشترک زبان ہندوستانی ( اردو ، ہند

( ج ) اس فیدریشن کی مراکز مقامی جمہوریتوں

رکھی جائیں گی ۔ انکی حکومت کی لٹی خاص قانون بنایا

[ ۳۳ ] اس فیدریشن میں ہر ایک سرو راجیہ جمہور

کی تناسب آبادی ؛ اقتصادی ؛ تمدنی اور فوجی اہمیت کی لحاظ سے حق نمایندگی دیا جائیگا ۔ حکومت متوافق جمہوریات ہند اور سرو راجیہ جمہوریتوں کی باہمی تعلقات معین کرنی کی لے « مہابھارت سرو راجیہ کانگریس » ایک خاص قانون بنائی کی ۔

[ ۳۴ ] « حکومت متوافق سرو راجیہ جمہوریات ہند » میں مذہب کو حکومت سے جدا کر دیا جائیگا ؛ اور اس حکومت کو نہ تو کسی خاص مذہب سے تعلق ہوگا اور نہ اسی اپنی مشتملہ جمہوریتوں کی مذہب میں دخل دینی کا حق ہوگا ؛ بشرطیکہ ان جمہوریتوں ، مذاہب ان شرائط کو پورا کرتی رہیں ، جن پر ان کو « م . س . » فی تسلیم کیاہی ۔

کو [ ۳۵ ] ایک خاص وقت تک ہندوستانی ریاستیں بھی « حکومت جمہوریات ہند » میں شامل ہو سکتی ہیں ، اگر ان کی جان اپنی حکومت کی اختیارات اپنی ملک کی « سرو راجیہ پارٹی » میں دیدیں ، اور اپنی لئی فقط اتنی اختیارات پر اکتفا کریں ، وقت ایک قانونی حکمران کو کم از کم درجہ پر حاصل ہیں ۔  
[ سرو راجیہ نظام توافقی ایشیائی ]  
[ سرو راجیہ ایشیائی فیدریشن ]

توسنہ [ ۳۶ ] « م . س . پارٹی » یقین رکھتی ہی ، کہ آزاد ہندوستان ( و صوبی ) نظام حکومت کامیاب نہیں ہو سکتا ، جب تک کہ ایشیائی قدحیا اسی نظام کو منظور نہ کر لیں ۔ اس « م . س . پارٹی » کے زعمروا لک کا ایمپراطوری اور سرمایہ داران کی خلاف توافقی پیدا کی گئی ہے ۔ ری سبھتی ہی « م . س . پارٹی » اس تحریک میں مرکزی کام کری گی ۔

( الف ) « م . س . پارتی » روس کو نیم ایشیائی ممالک میں شمار کر کے « ایشیائک فیدریشن » کا ممبر تسلیم کرتی ہے ۔

( ب ) غیر ایشیائی پس ماندہ ممالک مصر و مراکش بھی اپنی ایسی پارٹیوں کی توسط سے جو ایمپراطوری اور سرمایہ داری کی مخالفت میں پیدا ہوں ، ایشیائک فیدریشن میں شامل ہو سکتی ہیں ۔

( ج ) جن ایشیائی ممالک میں اس وقت شاہی حکومت قائم ہے ، اگر وہاں کی مخالف ایمپراطوری و سرمایہ داری پارٹیاں برسرِ حکومت بھی آجائیں تو اس حالت میں بھی وہ « ایشیائک فیدریشن » میں شامل ہو سکتی ہیں ۔

[۳۷] « م . س . پارتی » اس مقصد کی تکمیل میں ایشیائی ممالک کی سوشیالست پارٹیوں پر اعتماد کری گی یا ایسی پارٹیوں پر جو کاکھ مزدور اور دماغی محنت کش صنفوں کی صنفی مفاد کی محافظ ہ

( الف ) مہابھارت سروراجیہ کانگریس کی جو اجلاس ہا

فیدریشن « کی لٹی مخصوص ہونگی ، ان میں جس طرح ان ہند پارٹیوں کی نمائندگی بطور ممبر شریک ہو سکیں گی ، جن سے پارتی عمل کا فیصلہ کر چکی ہے ، اسی طرح ایشیائی ممالک کی مخالف ایمپراطوری و سرمایہ داری پارٹیوں کی نمائندگی بھی بطور ممبر شریک ہونگی

( ب ) مہابھارت سروراجیہ کانگریس کی جو اجلاس ہا

فیدریشن کی لٹی مخصوص ہونگی ، ان میں یورپ و امریکہ کی سوشل پارٹیوں یا محافظ محنت کش پارٹیوں کی نمائندگی بطور ممبر شامل ہو سکتی لیکن انہیں رای دینی کا حق نہ ہوگا ۔

[۳۸] « م . س . پارتی » اپنی ثانوی مرکز لاہور کو ایشیائک

کا مستقل مرکز قرار دیتی ہے ۔